آیات نمبر 33 تا 50 میں کائنات میں ہر طرف پھیلی ہوئی اللہ کی قدرت کی نشانیوں کا ذکر جو اس بات کی دلیل ہیں کہ اللہ ہی کا شکر ادا کرنا چاہیئے۔ جب ان مشرکین کو اللہ کے عذاب سے ڈرایا جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ وہ عذاب کب آئے گا؟۔ اللہ کا دیا ہوا مال غریبوں پر خرچ کرنے سے انکار کرتے ہیں۔ مشرکین کو تنبیہ کہ اللہ کا عذاب اچانک آجائے گا

وَ اٰیَةٌ لَّهُمُ الْاَرْضُ الْمَیْتَةُ ۖۚ اَحْیَیْنٰهَا وَ اَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ یَاْكُلُوْنَ ﴿۳۳﴾ اور لوگوں کے سمجھنے کے لئے مردہ زمین بھی ایک نشانی ہے کہ ہم نے اس کو زندہ کر دیا اور اس میں سے اناج نکالا، پھر اس اناج میں سے لوگ کھاتے ہیں وَ جَعَلْنَا فِیْهَا جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِیْلٍ وَّ اَعْنَابٍ وَّ فَجَّرْنَا فِیْهَا مِنَ الْعُیُوْنِ ﴿۳۴﴾ اور ہم نے اس زمین میں کھجوروں اور انگوروں کے باغات پیدا کئے اور ہم نے اس میں چشمے جاری کئے لِیَاْكُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖ ۙ وَ مَا عَمِلَتْهُ اَیْدِیْهِمْ ؕ اَفَلَا یَشْكُرُوْنَ ﴿۳۵﴾ تاکہ لوگ اللہ کے عطا کردہ پھلوں میں سے کھائیں اور یہ سب کچھ ان کے ہاتھوں کا بنایا ہوا نہیں ہے، تو پھر کیوں شکر بجا نہیں لاتے سُبْحٰنَ الَّذِیْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ وَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَ مِمَّا لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۳۶﴾ ہر عیب سے پاک ہے وہ ذات جس نے ہر چیز کے جوڑے پیدا کیے خواہ وہ زمین کی اگائی ہوئی نباتات ہوں، خواہ خود انسان ہوں یا ایسی چیزیں جنہیں یہ جانتے بھی نہیں وَ اٰیَةٌ لَّهُمُ الَّیْلُ ۖۚ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَاِذَا هُمْ مُّظْلِمُوْنَ ﴿۳۷﴾ اور ان لوگوں کے لئے رات بھی ہماری قدرت کی ایک نشانی ہے جب ہم اس پر سے دن کو اتار لیتے ہیں تو بس یہ لوگ اندھیرے میں رہ جاتے ہیں وَ الشَّمْسُ تَجْرِیْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ؕ ذٰلِكَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ﴿۳۸﴾ اور اسی طرح سورج بھی
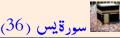
ایک نشانی ہے جو اپنے ٹھکانے کی طرف چلا جارہا ہے، یہ اس ہستی کا مقرر کردہ نظام ہے جو
بہت زبردست اور ہر چیز سے باخبر ہے وَ الْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ
كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ ﴿۳۹﴾ اور ہم نے چاند کے لئے منزلیں مقرر کر دی ہیں یہاں تک کہ
وہ اپنی پہلی حالت پر واپس آجاتا ہے اور کھجور کی ایک پرانی ٹہنی کی طرح نظر آتا ہے لَا
الشَّمْسُ يَنْۢبَغِيْ لَهَآ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَ لَا الَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ؕ وَ كُلٌّ فِيْ
فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ﴿۴۰﴾ نہ تو سورج ہی کے لئے یہ ممکن ہے کہ چاند کو جا پکڑے اور نہ ہی رات
دن سے پہلے ظاہر ہوسکتی ہے اور تمام اجرام فلکی اپنے اپنے مدار میں گردش کر رہے ہیں وَ
اٰيَةٌ لَّهُمْ اَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿۴۱﴾ اور اُن کے لئے
ایک نشانی یہ ہے کہ ہم نے اُن کی نسل کو بھری ہوئی کشتی میں سوار کیا [★] ہم نے ان
کے لئے یہ ممکن بنایا کہ یہ لوگ اپنے اہل و عیال کے ساتھ کشتی میں سفر کرتے ہیں بلکہ سامان
تجارت کی باربرداری بھی کرتے ہیں وَ خَلَقْنَا لَهُمْ مِّنْ مِّثْلِهٖ مَا يَرْكَبُوْنَ ﴿۴۲﴾ اور
ہم نے اس جیسی اور چیزیں بھی پیدا کیں جن پر یہ سوار ہوتے ہیں وَ اِنْ نَّشَاْ
نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيْخَ لَهُمْ وَ لَا هُمْ يُنْقَذُوْنَ ﴿۴۳﴾ اور اگر ہم چاہیں تو انہیں
غرق کر دیں پھر نہ تو ان کے لئے کوئی فریاد کرنے والا ہو گا اور نہ وہ غرق ہونے سے
بچائے جاسکیں گے اِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا وَ مَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ ﴿۴۴﴾ مگر یہ ہماری رحمت ہی
ہے کہ ہم انہیں کنارے تک پہنچاتے ہیں اور ایک وقت معین تک دنیاوی چیزوں سے
فائدہ اٹھانے کا موقع دیتے ہیں وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّقُوْا مَا بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَ

مَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۴۵﴾ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اپنے پچھلے گناہوں کی مغفرت طلب کرو اور آئندہ گناہوں سے بچو تاکہ تم پر رحم کیا جائے تو مطلق پروا نہیں کرتے وَ مَا تَاْتِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ﴿۴۶﴾ اور جب بھی ان کے رب کی نشانیوں میں سے کوئی نشانی ان کے سامنے آتی ہے تو یہ اس سے اعراض و انکار ہی کرتے ہیں وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمْ اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ۙ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنُطْعِمُ مَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ اَطْعَمَهٗۤ ۖ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۴۷﴾ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ نے جو رزق تمہیں دیا ہے اس میں سے کچھ اللہ کی راہ میں خرچ کرو تو یہ کافر لوگ مومنوں کو جواب دیتے ہیں کہ کیا ہم ان لوگوں کو کھلائیں جنہیں اگر اللہ چاہتا تو خود بہت کچھ کھانے کے لئے دے دیتا؟ تم لوگ تو بس صریح گمراہی میں مبتلا ہو وَ يَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۴۸﴾ اور کفار کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو بتاؤ یہ قیامت کا وعدہ آخر کب پورا ہو گا؟ مَا يَنْظُرُوْنَ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً تَاْخُذُهُمْ وَ هُمْ يَخِصِّمُوْنَ ﴿۴۹﴾ یہ لوگ صرف ایک سخت اور ہولناک آواز کے منتظر ہیں جو ان کو اس حالت میں آ پکڑے گی کہ وہ سب لوگ دنیاوی معاملات میں باہم جھگڑ رہے ہوں گے فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ تَوْصِيَةً وَّ لَاۤ اِلٰۤى اَهْلِهِمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۵۰﴾ پھر اس وقت یہ لوگ نہ کوئی وصیت کر سکیں گے اور نہ ہی اپنے گھر والوں کی طرف واپس لوٹ کر جا سکیں گے۔

آیت نمبر 51

آیات نمبر 51 تا 68 میں قیامت کے ہولناک دن کی تصویر۔ اس دن اہل ایمان جنت کی نعمتوں سے لطف اندوز ہوں گے جبکہ منکرین کا ٹھکانہ جہنم ہو گا۔ عذاب کا مطالبہ کرنے والوں کو تنبیہ کہ اللہ کی عطا کی ہوئی سننے اور دیکھنے کی صلاحیتوں کو استعمال کرو ورنہ وہ انہیں مسخ بھی کر سکتا ہے۔

وَ نُفِخَ فِي الصُّوۡرِ فَاِذَا هُمۡ مِّنَ الۡاَجۡدَاثِ اِلٰى رَبِّهِمۡ يَنۡسِلُوۡنَ ﴿۵۱﴾ اور جب صور میں پھونکا جائے گا تو یکایک سب لوگ قبروں سے نکل کر اپنے رب کی طرف تیزی سے چلنے لگیں گے یہ صور میں دوسری دفعہ پھونکنے کا ذکر ہے، جب صور پہلی دفعہ پھونکا جائے گا تو ہر چیز ہلاک ہو جائے گی سوائے وہ جسے اللہ چاہے گا [39:68] قَالُوۡا يٰوَيۡلَنَا مَنۡۢ بَعَثَنَا مِنۡ مَّرۡقَدِنَا ۜ هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحۡمٰنُ وَ صَدَقَ الۡمُرۡسَلُوۡنَ ﴿۵۲﴾ وہ ایک دوسرے سے کہیں گے کہ ہائے ہماری خرابی! ہماری خوابگاہوں سے ہمیں کس نے اٹھادیا، یہ تو وہی قیامت کا دن ہے جس کا رحمٰن نے وعدہ کیا تھا اور رسولوں کی بات سچی تھی اِنۡ كَانَتۡ اِلَّا صَيۡحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمۡ جَمِيۡعٌ لَّدَيۡنَا مُحۡضَرُوۡنَ ﴿۵۳﴾ وہ تو بس ایک ہی زوردار ہولناک آواز ہو گی پھر وہ سب کے سب فوراً ہمارے سامنے حاضر کر دیئے جائیں گے فَالۡيَوۡمَ لَا تُظۡلَمُ نَفۡسٌ شَيۡـًٔا وَّ لَا تُجۡزَوۡنَ اِلَّا مَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۵۴﴾ پھر اُس دن کسی پر ذرہ برابر ظلم نہ کیا جائے گا اور تمہیں ویسا ہی بدلہ دیا جائے گا جیسے اعمال تم کرتے رہے

تھے اِنَّ اَصۡحٰبَ الۡجَنَّةِ الۡيَوۡمَ فِىۡ شُغُلٍ فٰكِهُوۡنَ ۝٥٥ اہل جنت اس روز اللہ
کی دی ہوئی نعمتوں میں مشغول و مسرور ہوں گے هُمۡ وَ اَزۡوَاجُهُمۡ فِىۡ ظِلٰلٍ عَلَى
الۡاَرَآئِكِ مُتَّكِـُٔوۡنَ ۝٥٦ وہ اور ان کی بیویاں بڑی راحت و آرام کی جگہ میں مسندوں
پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے لَهُمۡ فِيۡهَا فَاكِهَةٌ وَّلَهُمۡ مَّا يَدَّعُوۡنَ ۝٥٧ وہاں ان
کے لئے ہر قسم کے پھل موجود ہوں گے اور جو کچھ وہ طلب کریں گے وہ انہیں میسر
ہو گا سَلٰمٌ قَوۡلًا مِّنۡ رَّبٍّ رَّحِيۡمٍ ۝٥٨ اور رب رحیم کی جانب سے انہیں سلام کہا
جائے گا وَ امۡتَازُوا الۡيَوۡمَ اَيُّهَا الۡمُجۡرِمُوۡنَ ۝٥٩ اور حکم ہو گا کہ اے مجرموں
! آج تم مومنوں سے الگ ہو جاؤ اَلَمۡ اَعۡهَدۡ اِلَيۡكُمۡ يٰبَنِىۡۤ اٰدَمَ اَنۡ لَّا
تَعۡبُدُوا الشَّيۡطٰنَ ۚ اِنَّهٗ لَكُمۡ عَدُوٌّ مُّبِيۡنٌ ۝٦٠ اے اولاد آدم ! کیا ہم نے
تمہیں اس بات کی تاکید نہیں کر دی تھی کہ شیطان کی فرمانبرداری نہ کرنا کیونکہ وہ
تمہارا کھلا دشمن ہے وَّ اَنِ اعۡبُدُوۡنِىۡ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسۡتَقِيۡمٌ ۝٦١ اور میری
ہی عبادت کرنا کہ یہی سیدھا راستہ ہے وَلَقَدۡ اَضَلَّ مِنۡكُمۡ جِبِلًّا كَثِيۡرًا ؕ
اَفَلَمۡ تَكُوۡنُوۡا تَعۡقِلُوۡنَ ۝٦٢ مگر اس کے باوجود شیطان نے تم میں سے ایک بہت
بڑے گروہ کو گمراہ کر دیا، کیا تم عقل نہیں رکھتے تھے هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِىۡ كُنۡتُمۡ
تُوۡعَدُوۡنَ ۝٦٣ تو اب یہ تمہارے سامنے وہی جہنم ہے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا
اِصۡلَوۡهَا الۡيَوۡمَ بِمَا كُنۡتُمۡ تَكۡفُرُوۡنَ ۝٦٤ جو کفر تم کرتے رہے تھے اس کی
پاداش میں آج اس جہنم میں داخل ہو جاؤ اَلۡيَوۡمَ نَخۡتِمُ عَلٰٓى اَفۡوَاهِهِمۡ وَ
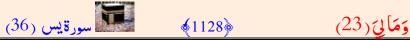
تُكَلِّمُنَآ اَيۡدِيۡهِمۡ وَتَشۡهَدُ اَرۡجُلُهُمۡ بِمَا كَانُوۡا يَكۡسِبُوۡنَ ﴿۶۵﴾ اس روز ہم ان
سب کے منہ پر مہر لگا دیں گے، اس وقت ان کے ہاتھ اور پاؤں بولیں گے اور ہر اس
کام کی گواہی دیں گے جو یہ کرتے رہے تھے وَلَوۡ نَشَآءُ لَطَمَسۡنَا عَلٰٓى اَعۡيُنِهِمۡ
فَاسۡتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَاَنّٰى يُبۡصِرُوۡنَ ﴿۶۶﴾ اور اگر ہم چاہیں تو ان کی آنکھوں کے
نشان تک مٹا دیں، پھر یہ راستہ کی طرف دوڑیں بھی تو اس کو دیکھ نہ سکیں گے وَلَوۡ
نَشَآءُ لَمَسَخۡنٰهُمۡ عَلٰى مَكَانَتِهِمۡ فَمَا اسۡتَطَاعُوۡا مُضِيًّا وَّلَا يَرۡجِعُوۡنَ ﴿۶۷﴾
اور اگر ہم چاہیں تو جہاں یہ بیٹھے ہیں وہیں انہیں ایسا مسخ اور اپاہج کر دیں کہ نہ آگے
چل سکیں نہ پیچھے واپس جا سکیں رکوع[۴] وَمَنۡ نُّعَمِّرۡهُ نُنَكِّسۡهُ فِى الۡخَلۡقِ ؕ
اَفَلَا يَعۡقِلُوۡنَ ﴿۶۸﴾ اور جسے ہم لمبی عمر دیتے ہیں اس کی ساخت کو بچپن کی ناتوانی کی
طرف واپس لوٹا دیتے ہیں، کیا یہ لوگ اس سے بھی ہماری قدرت کو نہیں سمجھتے۔

آیات نمبر 69 تا 83 میں بیان کہ نہ رسول اللہ (ﷺ) شاعر ہیں اور نہ قرآن کوئی شاعری کی کتاب، یہ تو بس اللہ کی طرف سے یاد دہانی ہے تاکہ منکرین پر حجت تمام ہو جائے۔ منکرین کو غور کرنے کی دعوت کہ چوپائے بھی اللہ ہی کی دی ہوئی نعمت ہیں جن سے انسان فائدہ اٹھاتے ہیں لیکن پھر بھی شکر نہیں ادا کرتے۔ مشرکین کو تنبیہ کہ ان کے بنائے ہوئے باطل معبود ان کی کوئی مدد نہ کر سکیں گے۔ اس حقیقت کا بیان کہ اللہ نے انسان کو پانی کی ایک بوند سے پیدا کیا اور وہ اللہ ہی کے سامنے کھڑا ہو کر جھگڑنے لگا۔ اپنی پیدائش کو بھول گیا اور کہتا ہے کہ جب ہڈیاں گل سڑ جائیں گی تو دوبارہ کون پیدا کرے گا۔ اللہ کی شان تو یہ ہے کہ جب کسی بات کا ارادہ کرتا ہے تو کہتا ہے کہ "ہو جا" سو وہ کام ہو جاتا ہے۔ ہر چیز کا اختیار اسی کے ہاتھ میں ہے اور تمہیں اسی کی طرف واپس لوٹ کر جانا ہے

وَ مَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَ مَا یَنْۢبَغِیْ لَهٗ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّ قُرْاٰنٌ مُّبِیْنٌ ﴿۶۹﴾

اور ہم نے پیغمبر (ﷺ) کو شعر کہنا نہیں سکھایا اور نہ ہی شاعری ان کی شان کے لائق ہے اور یہ قرآن تو محض ایک نصیحت اور واضح کتاب ہے

لِّیُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَیًّا وَّ یَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِیْنَ ﴿۷۰﴾

تاکہ ہر اس شخص کو خبردار کر دیا جائے جو زندہ ہے اور اس لئے بھی کہ کافروں پر حجت پوری ہو جائے

اَوَ لَمْ یَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ اَیْدِیْنَاۤ اَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مٰلِكُوْنَ ﴿۷۱﴾

کیا یہ لوگ نہیں دیکھتے کہ ہم نے اپنی قدرت و حکمت سے جو چیزیں پیدا کی ہیں اس میں اِن کے لئے مویشی بھی پیدا کئے ہیں، جن کے آج یہ لوگ مالک ہیں

وَ ذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ وَ مِنْهَا یَاْكُلُوْنَ ﴿۷۲﴾

اور ہم نے اِن مویشیوں کو اُن لوگوں کا اس طرح

مطیع کر دیا ہے کہ اِن میں سے بعض پر سوار ہوتے ہیں اور بعض کا گوشت کھاتے ہیں

وَ لَهُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَ مَشَارِبُ ؕ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۷۳﴾ ان مویشیوں سے انہیں پینے کی چیزیں بھی حاصل ہوتی ہیں اور دیگر بھی بہت سے فائدے ہیں، پھر یہ لوگ کیوں شکر بجا نہیں لاتے

وَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۷۴﴾ؕ اور ان لوگوں نے اللہ کے سوا دوسرے معبود بنا رکھے ہیں، اور سمجھتے ہیں کہ ان معبودوں سے کوئی مدد مل سکتی ہے

لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَهُمْ ۙ وَ هُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ ﴿۷۵﴾ لیکن وہ باطل معبود اِن لوگوں کی کچھ مدد نہیں کر سکتے اور روز قیامت ہر باطل معبود اپنے ماننے والوں کے لشکر کے ساتھ حاضر کیا جائے گا

فَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَ مَا يُعْلِنُوْنَ ﴿۷۶﴾ سو اے پیغمبر (ﷺ)! ان کی باتیں آپ کے لئے رنجیدگی کا باعث نہ بنیں، بے شک جو کچھ یہ ظاہر کرتے ہیں اور جو کچھ یہ چھپاتے ہیں ہم سب جانتے ہیں۔

اَوَ لَمْ يَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ﴿۷۷﴾ کیا انسان اس حقیقت کو نہیں جانتا کہ ہم نے اسے ایک نطفہ سے پیدا کیا، پھر وہ ہم ہی سے جھگڑنے لگا

وَ ضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّ نَسِيَ خَلْقَهٗ ؕ ہمارے بارے میں مثالیں بیان کرتا ہے اور اپنی پیدائش کی حقیقت کو بھول گیا

قَالَ مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ وَ هِيَ رَمِيْمٌ ﴿۷۸﴾ اور کہتا ہے کہ ان ہڈیوں کو کون زندہ کرے گا جو بالکل بوسیدہ ہو چکی ہیں

قُلْ يُحْيِيْهَا الَّذِيْٓ اَنْشَاَهَآ اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ وَ هُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيْمٌ ﴿۷۹﴾ۙ اے پیغمبر (ﷺ)! آپ کہہ دیجئے کہ ان

ہڈیوں کو وہی زندہ کرے گا جس نے انہیں پہلی بار پیدا کیا تھا اور وہ ہر چیز کے پیدا کرنے کو خوب جانتا ہے ﴿الَّذِیۡ جَعَلَ لَکُمۡ مِّنَ الشَّجَرِ الۡاَخۡضَرِ نَارًا فَاِذَاۤ اَنۡتُمۡ مِّنۡهُ تُوۡقِدُوۡنَ ﴿۸۰﴾﴾ اس کی قدرت کا یہ عالم ہے کہ وہ تمہارے لئے ہرے درخت سے چنگاری پیدا کرتا ہے پھر تم اس سے آگ سلگا لیتے ہو ﴿اَوَ لَیۡسَ الَّذِیۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ بِقٰدِرٍ عَلٰۤی اَنۡ یَّخۡلُقَ مِثۡلَهُمۡ ؕ﴾ کیا جس ہستی نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا، وہ اس بات پر قادر نہیں کہ ان جیسے آدمیوں کو دوبارہ پیدا کر دے ﴿بَلٰی ٭ وَ هُوَ الۡخَلّٰقُ الۡعَلِیۡمُ ﴿۸۱﴾﴾ یقیناً وہ اس بات پر قادر ہے! بلکہ وہی ہر چیز کو پیدا کرنے والا ہے اور وہ ہر چیز کو بہت اچھی طرح جانتا ہے ﴿اِنَّمَاۤ اَمۡرُهٗۤ اِذَاۤ اَرَادَ شَیۡئًا اَنۡ یَّقُوۡلَ لَهٗ کُنۡ فَیَکُوۡنُ ﴿۸۲﴾﴾ بس اس کی شان تو یہ ہے کہ جب وہ کسی چیز کا اردہ کرتا ہے تو صرف کہہ دیتا ہے کہ "ہو جا" اور وہ فوراً ہو جاتی ہے ﴿فَسُبۡحٰنَ الَّذِیۡ بِیَدِهٖ مَلَکُوۡتُ کُلِّ شَیۡءٍ وَّ اِلَیۡهِ تُرۡجَعُوۡنَ ﴿۸۳﴾﴾ ہر عیب سے پاک ہے وہ ذات جس کے ہاتھ میں ہر چیز کی حکومت ہے اور بالآخر تم سب کو اسی کی طرف واپس لوٹ کر جانا ہے۔

37:سورة الصفت

ترتیبِ تلاوت	نام سورہ	مکی / مدنی	رکوع نمبر	آیات شمار	پارہ شمار	نام پارہ
37	سُوْرَةُ الصّٰٓفّٰت	مکی	5	182	23	وَ مَا لِیَ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

آیات نمبر 1 تا 21 میں اس بات کا بیان کہ ملائکہ اللہ کے شریک نہیں ہیں بلکہ اس کے اطاعت گزار بندے ہیں۔ شیطان عالم بالا کے فرشتوں کی باتیں نہیں سن سکتے، اگر کوئی شیطان ایسا کرنے کی کوشش کرتا ہے تو ایک شہاب ثاقب اس کا پیچھا کرتا ہے. قیامت کا مذاق اڑانے والوں کو تنبیہ۔

وَ الصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ۙ﴿۱﴾ قسم ہے ان صف باندھنے والوں کی جو صف باندھے کھڑے ہوتے ہیں فَالزّٰجِرٰتِ زَجۡرًا ۙ﴿۲﴾ پھر ان ڈانٹنے والوں کی قسم جو جھڑک کر ڈانٹتے ہیں فَالتّٰلِیٰتِ ذِکۡرًا ۙ﴿۳﴾ پھر ان کی قسم جو ذکر الٰہی کی تلاوت کرتے رہتے ہیں اِنَّ اِلٰـہَکُمۡ لَوَاحِدٌ ؕ﴿۴﴾ بے شک تم سب کا معبود برحق ایک ہی ہے رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ وَ مَا بَیۡنَہُمَا وَ رَبُّ الۡمَشَارِقِ ؕ﴿۵﴾ وہ رب ہے آسمانوں اور زمین کا اور تمام ان چیزوں کا جو زمین و آسمان کے مابین ہیں، اور وہ رب ہے سارے مشرقوں کا ہر روز سورج پچھلے دن کے مقابلہ میں ایک مختلف جگہ سے نکلتا ہے اِنَّا زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنۡیَا بِزِیۡنَۃِ ۣالۡکَوَاکِبِ ۙ﴿۶﴾ وَ حِفۡظًا مِّنۡ کُلِّ شَیۡطٰنٍ

مَّارِدٍ ﴿٧﴾ ہم نے آسمانِ دنیا کو ستاروں کی زینت سے آراستہ کیا ہے اور انہیں ہر سرکش شیطان سے محفوظ بنا دیا ہے لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَ يُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ﴿٨﴾ دُحُوْرًا وَّ لَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ﴿٩﴾ یہ شیاطین عالم بالا کے فرشتوں کی باتیں نہیں سن سکتے بلکہ ان کی اس کوشش پر انہیں ہر طرف سے مارا جاتا ہے اور ان کے لئے دائمی عذاب ہے اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ﴿١٠﴾ ہاں البتہ اگر کوئی شیطان کچھ خبر لے ہی بھاگے تو ایک دہکتا ہوا شعلہ اس کے پیچھے لگ جاتا ہے فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا ؕ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ ﴿١١﴾ آپ ان کافروں سے پوچھئے کہ اِن لوگوں کو دوبارہ پیدا کرنا زیادہ مشکل کام ہے یا آسمانوں اور زمین کی اُن چیزوں کو جنہیں ہم پیدا کر چکے ہیں، یقیناً ہم نے اِن لوگوں کو لیس دار گارے سے پیدا کیا ہے بَلْ عَجِبْتَ وَ يَسْخَرُوْنَ ﴿١٢﴾ آپ ان پر تعجب کرتے ہیں اور یہ آپ کا مذاق اڑاتے ہیں وَ اِذَا ذُكِّرُوْا لَا يَذْكُرُوْنَ ﴿١٣﴾ اور جب ان کو نصیحت کی جاتی ہے تو نصیحت قبول نہیں کرتے وَ اِذَا رَاَوْا اٰيَةً يَّسْتَسْخِرُوْنَ ﴿١٤﴾ اور جب کوئی نشانی دیکھتے ہیں تو اس کا مذاق اڑاتے ہیں وَ قَالُوْۤا اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿١٥﴾ اور کہتے ہیں کہ یہ تو کھلا جادو ہے ءَاِذَا مِتْنَا وَ كُنَّا تُرَابًا وَّ عِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿١٦﴾ جب ہم مر جائیں گے اور ہم مٹی اور محض ہڈیاں ہو جائیں گے تو کیا ہم دوبارہ زندہ کر کے اٹھائے جائیں گے اَوَ اٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ﴿١٧﴾ اور کیا ہمارے پچھلے باپ دادا کو بھی اٹھایا
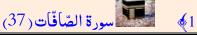
جائے گا؟ قُلْ نَعَمْ وَ اَنْتُمْ دَاخِرُوْنَ ﴿۱۸﴾ اے پیغمبر (ﷺ)! آپ ان سے
کہہ دیجئے کہ ہاں تم لوگ ضرور زندہ کر کے اٹھائے جاؤگے بلکہ تم ذلیل بھی ہو گے
فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ فَاِذَا هُمْ يَنْظُرُوْنَ ﴿۱۹﴾ یہ قیامت تو بس ایک زور دار
آواز ہو گی اور یکایک یہ سب زندہ ہو کر سب کچھ دیکھنے لگیں گے وَ قَالُوْا يٰوَيْلَنَا
هٰذَا يَوْمُ الدِّيْنِ ﴿۲۰﴾ اور یہ منکرین قیامت کہیں گے کہ ہم تو برباد ہو گئے! یہ تو یوم
جزا ہے هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۱﴾ کہا جائے گا کہ
ہاں! یہ وہی فیصلہ کا دن ہے جسے تم جھٹلایا کرتے تھے رکوع[۱]

آیات نمبر 22 تا 39 میں قیامت کے دن منکرین اور ان کے سرداروں کا جو حال ہو گا اس کی ایک تصویر۔ اس دن منکرین اپنے سرداروں پر لعنت کریں گے کہ انہوں نے ایمان لانے سے روکا تھا۔ سردار اپنے پیروکاروں کو ملامت کریں گے کہ وہ خود ہی شامت زدہ تھے۔

اُحْشُرُوا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَ اَزْوَاجَهُمْ وَ مَا كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ﴿٢٢﴾ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاهْدُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطِ الْجَحِيْمِ ﴿٢٣﴾ فرشتوں کو حکم دیا جائے گا کہ تمام مشرکین اور ان کے ساتھیوں کو جمع کرو اور ان باطل معبودوں کو بھی جن کی یہ اللہ کے سوا پرستش کیا کرتے تھے اور ان سب کو جہنم کا راستہ دکھاؤ وَ قِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْـُٔوْلُوْنَ ﴿٢٤﴾ مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُوْنَ ﴿٢٥﴾ اور انہیں ٹھہراؤ! کہ ان سے کچھ پوچھا جائے گا، آج تمہیں کیا ہو گیا تم ایک دوسرے کی مدد کیوں نہیں کرتے؟ بَلْ هُمُ الْيَوْمَ مُسْتَسْلِمُوْنَ ﴿٢٦﴾ بلکہ اُس دن وہ سب سر جھکائے کھڑے ہوں گے وَ اَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿٢٧﴾ وہ ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر باہم سوال و جواب کریں گے قَالُوْٓا اِنَّكُمْ كُنْتُمْ تَاْتُوْنَنَا عَنِ الْيَمِيْنِ ﴿٢٨﴾ ماتحت لوگ اپنے سرداروں سے کہیں گے کہ تم ہمیں اپنی ہر بات ماننے پر مجبور کیا کرتے تھے قَالُوْا بَلْ لَّمْ تَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿٢٩﴾ سردار جواب دیں گے کہ نہیں! بلکہ تم خود ہی ایمان نہیں لائے وَ مَا كَانَ لَنَا عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ بَلْ كُنْتُمْ قَوْمًا طٰغِيْنَ ﴿٣٠﴾ اور ہمارا تم پر کوئی زور نہ تھا بلکہ تم خود ہی سرکش لوگ تھے فَحَقَّ عَلَيْنَا قَوْلُ رَبِّنَآ اِنَّا لَذَآئِقُوْنَ ﴿٣١﴾ آخرکار ہم پر

ہمارے رب کا فرمان ثابت ہو گیا ہے اور اب ہمیں عذاب کا مزا چکھنا ہو گا

فَاَغْوَيْنٰكُمْ اِنَّا كُنَّا غٰوِيْنَ ﴿٣٢﴾ ہم نے تمہیں گمراہ کیا کیونکہ ہم خود ہی گمراہ تھے

فَاِنَّهُمْ يَوْمَئِذٍ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ﴿٣٣﴾ آج کے دن عذاب میں وہ سب برابر کے شریک ہوں گے

اِنَّا كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ ﴿٣٤﴾ بے شک ہم مجرموں کے ساتھ ایسا ہی سلوک کیا کرتے ہیں

اِنَّهُمْ كَانُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۙ يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿٣٥﴾ یقیناً یہ ایسے لوگ تھے کہ جب ان سے کہا جاتا تھا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں تو یہ تکبر کا اظہار کیا کرتے تھے

وَيَقُوْلُوْنَ اَئِنَّا لَتَارِكُوْٓا اٰلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُوْنٍ ﴿٣٦﴾ اور کہا کرتے تھے کہ کیا ہم ایک دیوانے شاعر کے کہنے پر اپنے معبودوں کو چھوڑ دیں

بَلْ جَآءَ بِالْحَقِّ وَ صَدَّقَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٣٧﴾ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ وہ رسول ﷺ سچا دین لے کر آئے ہیں اور تمام پچھلے پیغمبروں کی تصدیق بھی کرتے ہیں

اِنَّكُمْ لَذَآئِقُوا الْعَذَابِ الْاَلِيْمِ ﴿٣٨﴾ بے شک تم سب کو دردناک عذاب کا مزہ چکھنا ہے

وَمَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٣٩﴾ اور تمہیں انہی اعمال کا بدلہ دیا جارہا ہے جو تم کرتے رہے ہو۔

آیات نمبر 40 تا 74 میں ان اہل ایمان کا جنت کی نعمتوں کی شکل میں صلہ، جنہوں نے اپنے گمراہ کرنے والے ساتھیوں کے اسرار کے باوجود رسول اللہ (ﷺ) کا ساتھ دیا۔ قیامت کے روز کا ایک منظر جب دونوں گروہ ایک دوسرے کو پہچان لیں گے۔ منکرین جہنم میں ہوں گے۔ انہیں یہ سزا اس وجہ سے ملے گی کہ اللہ کے رسول کی بات نہ مانی اور اپنے باپ دادا کی اندھی تقلید کرتے رہے

اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿٤٠﴾ سوائے اللہ کے خاص برگزیدہ بندے جو اس عذاب سے محفوظ رہیں گے اُولٰٓئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُوْمٌ ﴿٤١﴾ فَوَاكِهُ ۚ وَهُمْ مُّكْرَمُوْنَ ﴿٤٢﴾ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿٤٣﴾ عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ﴿٤٤﴾ ان کے لئے ہر طرح کے میووں کی شکل میں ہمارا مقرر شدہ رزق ہے اور وہ بڑے اعزاز واکرام کے ساتھ نعمتوں سے بھرے باغات میں مسندوں پر آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ﴿٤٥﴾ بَيْضَآءَ لَذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ﴿٤٦﴾ ان کے گرد غلمان ایسے لطیف مشروب کے جام لے کر گردش کرتے ہوں گے، جس کی رنگت سفید اور پینے میں نہایت لذیذ ہو گا لَا فِيْهَا غَوْلٌ وَّلَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُوْنَ ﴿٤٧﴾ اس مشروب کے پینے سے نہ سر چکرائے گا اور نہ وہ مدہوش ہوں گے وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ عِيْنٌ ﴿٤٨﴾ ان کے پاس خوبصورت آنکھوں والی حوریں اپنی نگاہیں نیچے کئے بیٹھی ہوں گی كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ ﴿٤٩﴾ اتنی خوبصورت گویا حفاظت سے چھپا کر رکھے گئے سفید موتی ہوں فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿٥٠﴾ اس وقت بعض اہل جنت ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر آپس

میں گفتگو کریں گے قَالَ قَآئِلٌ مِّنۡهُمۡ اِنِّیۡ کَانَ لِیۡ قَرِیۡنٌ ﴿۵۱﴾ یَّقُوۡلُ اَئِنَّکَ لَمِنَ

الۡمُصَدِّقِیۡنَ ﴿۵۲﴾ ان میں سے ایک دوسرے سے کہے گا کہ دنیا میں میرا ایک ساتھی تھا جو

مجھ سے کہا کرتا تھا کہ کیا تم بھی آخرت پر یقین رکھتے ہو ءَاِذَا مِتۡنَا وَ کُنَّا تُرَابًا وَّ

عِظَامًا ءَاِنَّا لَمَدِیۡنُوۡنَ ﴿۵۳﴾ کیا جب ہم مر جائیں گے اور ہم مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے

تو کیا ہمیں اس وقت جزا و سزا دی جائے گی قَالَ هَلۡ اَنۡتُمۡ مُّطَّلِعُوۡنَ ﴿۵۴﴾ ارشاد ہو گا

کہ کیا تم اسے دیکھنا چاہتے ہو فَاطَّلَعَ فَرَاٰهُ فِیۡ سَوَآءِ الۡجَحِیۡمِ ﴿۵۵﴾ پھر جب اس نے

جہنم کی طرف جھانک کر دیکھا تو اپنے ساتھی کو جہنم کے عین وسط میں پایا قَالَ تَاللّٰهِ

اِنۡ کِدۡتَّ لَتُرۡدِیۡنِ ﴿۵۶﴾ وہ جنتی اس سے کہے گا کہ تُو تو مجھے تباہ ہی کر دینے والا تھا! وَ

لَوۡلَا نِعۡمَةُ رَبِّیۡ لَکُنۡتُ مِنَ الۡمُحۡضَرِیۡنَ ﴿۵۷﴾ اور اگر میرے رب کا فضل میرے

شاملِ حال نہ ہوتا تو آج میں بھی تیرے ساتھ عذاب میں گرفتار ہوتا اَفَمَا نَحۡنُ

بِمَیِّتِیۡنَ ﴿۵۸﴾ اِلَّا مَوۡتَتَنَا الۡاُوۡلٰی وَ مَا نَحۡنُ بِمُعَذَّبِیۡنَ ﴿۵۹﴾ پھر یہ جنتی اپنے

ساتھیوں سے کہے گا کیا یہ حقیقت نہیں کہ دنیا میں جو موت ہمیں آچکی، اب اس کے

بعد ہمیں کبھی موت نہیں آئے گی اور نہ ہمیں کبھی عذاب دیا جائے گا اِنَّ هٰذَا

لَهُوَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِیۡمُ ﴿۶۰﴾ بے شک یہ بہت بڑی کامیابی ہے لِمِثۡلِ هٰذَا فَلۡیَعۡمَلِ

الۡعٰمِلُوۡنَ ﴿۶۱﴾ کوشش کرنے والوں کو ایسی ہی کامیابی حاصل کرنے کے لئے کوشش

اور محنت کرنی چاہیئے اَذٰلِکَ خَیۡرٌ نُّزُلًا اَمۡ شَجَرَةُ الزَّقُّوۡمِ ﴿۶۲﴾ بھلا ان نعمتوں کے

ساتھ اللہ کی جانب سے مہمان نوازی بہتر ہے یا زقوم کا درخت؟ اِنَّا جَعَلۡنٰهَا فِتۡنَةً

لِّلظّٰلِمِیْنَ ﴿۶۳﴾ ہم نے اس درخت کو ظالم نافرمانوں کے لئے ایک آزمائش بنا دیا ہے اِنَّهَا
شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِیْٓ اَصْلِ الْجَحِیْمِ ﴿۶۴﴾ طَلْعُهَا كَاَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّیٰطِیْنِ ﴿۶۵﴾ وہ
زقوم ایک درخت ہے جو جہنم کی تہ میں سے نکلتا ہے اور اس کے شگوفے شیطانوں کے سر
جیسے ہیں فَاِنَّهُمْ لَاٰكِلُوْنَ مِنْهَا فَمَالِــُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ﴿۶۶﴾ اہل جہنم اس درخت کو
کھائیں گے اور اسی سے پیٹ بھریں گے ثُمَّ اِنَّ لَهُمْ عَلَیْهَا لَشَوْبًا مِّنْ حَمِیْمٍ ﴿۶۷﴾
پھر اس کے اوپر پینے کے لئے انہیں سخت بدبودار گرم پانی ملے گا ثُمَّ اِنَّ مَرْجِعَهُمْ
لَاِلَى الْجَحِیْمِ ﴿۶۸﴾ پھر ان کی واپسی جہنم کی آگ کی طرف ہو گی اِنَّهُمْ اَلْفَوْا
اٰبَآءَهُمْ ضَآلِّیْنَ ﴿۶۹﴾ فَهُمْ عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ یُهْرَعُوْنَ ﴿۷۰﴾ انہیں یہ سزا اس وجہ سے ملے
گی کہ انہوں نے اپنے آباواجداد کو گمراہ پایا، پھر یہ لوگ بھی انہی کے نقش قدم پر دوڑتے
چلے گئے وَلَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ اَكْثَرُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۷۱﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا فِیْهِمْ
مُّنْذِرِیْنَ ﴿۷۲﴾ بلاشبہ ان سے پہلے بھی بہت سے لوگ گمراہ ہو چکے ہیں اور انہیں عذاب جہنم
سے ڈرانے کے لئے ہم نے اپنے رسول بھیجے تھے فَانْظُرْ كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ
الْمُنْذَرِیْنَ ﴿۷۳﴾ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِیْنَ ﴿۷۴﴾ سو دیکھ لو! کہ لوگوں کو پوری طرح
خبردار کر دینے کے بعد سوائے اللہ کے مخلص اور برگزیدہ بندوں کے، باقی لوگوں کا کیا
انجام ہوا؟ رکوع[۲]

آیات نمبر 75 تا 148 میں مختلف انبیاء کی سرگزشتیں بیان کی گئی ہیں۔ ان سب کا لب لباب یہ ہے کہ اللہ نے ہمیشہ اپنے پیغمبروں کی مدد کی اور وہی کامیاب ہوئے سو اب بھی اللہ کا رسول (ﷺ) ہی کامیاب ہو گا۔ آیات نمبر 75 تا 99 میں حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ذکر ہے۔

وَلَقَدْ نَادٰىنَا نُوْحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِيْبُوْنَ ﴿٧٥﴾ بلاشبہ اس سے پہلے ہمیں نوح علیہ السلام نے پکارا تھا تو دیکھ لو کہ ہم کیسے بہترین فریاد سننے والے ہیں وَ نَجَّيْنٰهُ وَ اَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿٧٦﴾ اور ہم نے نوح علیہ السلام اور ان کے اہل و عیال کو ایک بہت بڑی تکلیف سے نجات دے دی وَ جَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهٗ هُمُ الْبٰقِيْنَ ﴿٧٧﴾ اور ہم نے صرف نوح علیہ السلام ہی کی نسل کو باقی رکھا وَ تَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿٧٨﴾ اور ان کے بعد آنے والوں میں ہم نے ان کا ذکرِ خیر باقی رکھا سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِي الْعٰلَمِيْنَ ﴿٧٩﴾ سلام ہے نوح علیہ السلام پر تمام جہاں والوں میں اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٨٠﴾ بے شک ہم اخلاص سے نیکی کرنے والوں کو ایسا ہی صلہ دیا کرتے ہیں اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٨١﴾ بے شک نوح علیہ السلام ہمارے نیک بندوں میں سے تھا ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿٨٢﴾ پھر ہم نے دوسرے لوگوں کو غرق کر دیا وَ اِنَّ مِنْ شِيْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِيْمَ ﴿٨٣﴾ اور نوح علیہ السلام ہی کے طریقہ پر چلنے والوں میں ابراہیم علیہ السلام بھی تھے اِذْ جَآءَ رَبَّهٗ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ﴿٨٤﴾ جب وہ اپنے دل سے ہر قسم کے شک وشبہات کو نکال کر مکمل

اطاعت گزاری اور بھروسہ کے ساتھ اللہ کی طرف متوجہ ہوئے اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَ
قَوْمِهٖ مَاذَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۸۵﴾ پھر جب انہوں نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے دریافت
کیا کہ تم لوگ کن چیزوں کی پرستش کرتے ہو؟ اَئِفْكًا اٰلِهَةً دُوْنَ اللّٰهِ
تُرِيْدُوْنَ ﴿۸۶﴾ کیا اللہ کو چھوڑ کر اپنے گھڑے ہوئے معبودوں کو چاہتے ہو؟ فَمَا
ظَنُّكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۷﴾ آخر رب العالمین کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے ؟
فَنَظَرَ نَظْرَةً فِي النُّجُوْمِ ﴿۸۸﴾ فَقَالَ اِنِّيْ سَقِيْمٌ ﴿۸۹﴾ پھر ابراہیم علیہ السلام نے
ستاروں کی طرف ایک نگاہ ڈالی اور کہا کہ آج میں اپنے آپ کو کچھ نڈھال محسوس کرتا
ہوں فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِيْنَ ﴿۹۰﴾ پھر ان کی قوم کے لوگ انہیں چھوڑ کر چلے گئے
فَرَاغَ اِلٰٓى اٰلِهَتِهِمْ فَقَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۹۱﴾ اس کے بعد ابراہیم علیہ السلام چپکے
سے ان کے بتوں میں جا گھسے اور ان سے کہنے لگے کہ تم کھاتے کیوں نہیں ؟ مَا
لَكُمْ لَا تَنْطِقُوْنَ ﴿۹۲﴾ تمہیں کیا ہوا ہے، تم بولتے کیوں نہیں ؟ فَرَاغَ عَلَيْهِمْ
ضَرْبًا بِالْيَمِيْنِ ﴿۹۳﴾ پھر اپنی پوری قوت کے ساتھ ان بتوں پر ضرب لگائی
فَاَقْبَلُوْٓا اِلَيْهِ يَزِفُّوْنَ ﴿۹۴﴾ اس کے بعد قوم کے لوگ دوڑتے ہوئے ابراہیم کے
پاس آئے قَالَ اَتَعْبُدُوْنَ مَا تَنْحِتُوْنَ ﴿۹۵﴾ ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ کیا تم
لوگ ان بتوں کی پرستش کرتے ہو جنہیں تم نے اپنے ہاتھوں سے تراشا ہے ؟ وَ
اللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۶﴾ حالانکہ تمہیں اور جو کچھ تم بناتے ہو، سب کو اللہ
ہی نے پیدا فرمایا ہے قَالُوا ابْنُوْا لَهٗ بُنْيَانًا فَاَلْقُوْهُ فِي الْجَحِيْمِ ﴿۹۷﴾ قوم

کے لوگوں نے کہا کہ ابراہیم علیہ السلام کے لئے ایک عمارت بناؤ پھر اُسے اِس کے
اندر دہکتی ہوئی آگ میں ڈال دو فَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ
الْاَسْفَلِيْنَ ﴿٩٨﴾ غرض انہوں نے ابراہیم کو ہلاک کرنے کا ارادہ کیا لیکن ہم نے ان
کی کوشش کو ناکام بنا کر انہی کو نیچا کر دکھایا وَ قَالَ اِنِّيْ ذَاهِبٌ اِلٰى رَبِّيْ
سَيَهْدِيْنِ ﴿٩٩﴾ ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ میں اپنے رب کی طرف جاتا ہوں، وہ
ضرور میری رہنمائی فرمائے گا
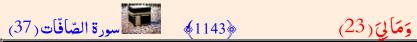
آیات نمبر 100 تا 122 میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سرگزشت کا بقیہ حصہ اور حضرت موسیٰ اور ہارون کا ذکر ہے۔ ان سب کا لب لباب یہ ہے کہ اللہ نے ہمیشہ اپنے پیغمبروں کی مدد کی اور وہی کامیاب ہوئے سو اب بھی اللہ کا رسول (ﷺ) ہی کامیاب ہوگا

رَبِّ هَبْ لِيْ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿١٠٠﴾ ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی کہ اے میرے رب ! مجھے ایک نیک اور سعادت مند بیٹا عطا کر فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِيْمٍ ﴿١٠١﴾ اس پر ہم نے انہیں ایک حلیم الطبع بیٹے کی بشارت دی فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يٰبُنَيَّ اِنِّيْٓ اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْٓ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى ؕ پھر جب وہ بیٹا ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ چلنے پھرنے کے قابل ہوگیا تو ایک دن ابراہیم علیہ السلام نے بیٹے سے کہا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ تمہیں ذبح کر رہا ہوں، سو تم بھی غور کرو کہ تمہاری کیا رائے ہے قَالَ يٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ۡ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿١٠٢﴾ بیٹے نے جواب دیا کہ ابا جان! آپ کو جو حکم دیا گیا ہے اسے پورا کر ڈالئے، اگر اللہ نے چاہا تو آپ مجھے ثابت قدم لوگوں میں سے پائیں گے فَلَمَّآ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ ۚ﴿١٠٣﴾ پھر جب دونوں باپ بیٹے حکم الٰہی کی بجا آوری پر تیار ہو گئے اور باپ نے بیٹے کو ماتھے کے بل زمین پر گرا دیا وَ نَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰٓاِبْرٰهِيْمُ ۙ﴿١٠٤﴾ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا ۚ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٠٥﴾ اس وقت ہم نے پکارا کہ اے ابراہیم! تم نے اپنے خواب کو سچ کر دکھایا، ہم اخلاص سے نیکی کرنے والوں کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِيْنُ ﴿١٠٦﴾ دراصل یہ

ایک بہت بڑی آزمائش تھی وَ فَدَيۡنٰهُ بِذِبۡحٍ عَظِيۡمٍ ﴿۱۰۷﴾ اور ہم نے اس کے بدلہ
میں ایک بہت بڑا ذبیحہ دے کر اسے بچا لیا وَتَرَكۡنَا عَلَيۡهِ فِى الۡاٰخِرِيۡنَ ﴿۱۰۸﴾ ہم
نے بعد میں آنے والی امتوں میں ان کا ذکر خیر برقرار رکھا سَلٰمٌ عَلٰٓى
اِبۡرٰهِيۡمَ ﴿۱۰۹﴾ کہ سلام ہو ابراہیم علیہ السلام پر كَذٰلِكَ نَجۡزِى
الۡمُحۡسِنِيۡنَ ﴿۱۱۰﴾ ہم مخلص اور نیک لوگوں کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں اِنَّهٗ مِنۡ
عِبَادِنَا الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۱۱۱﴾ بلاشبہ وہ ہمارے حقیقی مومن بندوں میں سے تھا وَ
بَشَّرۡنٰهُ بِاِسۡحٰقَ نَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيۡنَ ﴿۱۱۲﴾ اور ہم نے ابراہیم علیہ السلام کو ایک
فرزند اسحاق علیہ السلام کی خوشخبری دی جو ایک نبی اور صالحین میں سے ہوگا وَ
بٰرَكۡنَا عَلَيۡهِ وَعَلٰٓى اِسۡحٰقَ ؕ اور ہم نے ابراہیم علیہ السلام اور اسحٰق علیہ السلام
پر اپنی برکتیں نازل فرمائیں وَمِنۡ ذُرِّيَّتِهِمَا مُحۡسِنٌ وَّظَالِمٌ لِّنَفۡسِهٖ
مُبِيۡنٌ ﴿۱۱۳﴾ اور ان کی نسل میں کچھ لوگ بہت نیک صفت ہیں اور کچھ اپنے آپ پر
صریح ظلم کرنے والے ہیں رکوع [۳] وَلَقَدۡ مَنَنَّا عَلٰى مُوۡسٰى وَهٰرُوۡنَ ﴿۱۱۴﴾ اور
بلاشبہ ہم نے موسیٰ اور ہارون پر بھی احسان کیا تھا وَنَجَّيۡنٰهُمَا وَقَوۡمَهُمَا مِنَ
الۡكَرۡبِ الۡعَظِيۡمِ ﴿۱۱۵﴾ اور ہم نے ان دونوں کو اور ان کی قوم کو بہت بڑی تکلیف سے
نجات دی وَنَصَرۡنٰهُمۡ فَكَانُوۡا هُمُ الۡغٰلِبِيۡنَ ﴿۱۱۶﴾ اور ہم نے ان سب کی مدد کی
تو بالآخر وہی لوگ غالب رہے وَاٰتَيۡنٰهُمَا الۡكِتٰبَ الۡمُسۡتَبِيۡنَ ﴿۱۱۷﴾ اور ہم نے ان
دونوں کو ایک روشن اور واضح کتاب عطا کی تھی وَهَدَيۡنٰهُمَا الصِّرَاطَ

الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۱۱۸﴾ اور ہم نے سیدھی راہ کی طرف ان کی رہنمائی کی وَتَرَكْنَا
عَلَيْهِمَا فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ سَلٰمٌ عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿۱۲۰﴾ ہم نے بعد میں آنے
والی امتوں میں ان دونوں کا ذکر خیر برقرار رکھا کہ سلام ہو موسیٰ اور ہارون پر اِنَّا
كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۲۱﴾ ہم نیک اور مخلص لوگوں کو ایسا ہی بدلہ دیتے
ہیں اِنَّهُمَا مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۲۲﴾ بلاشبہ وہ دونوں ہمارے حقیقی مومن
بندوں میں سے تھے

آیات نمبر 123 تا 148 میں حضرت الیاس علیہ السلام، حضرت لوط علیہ السلام، اور حضرت یونس علیہ السلام کی سرگزشت بیان کی گئی ہیں۔ ان سب کا لب لباب یہ ہے کہ اللہ نے ہمیشہ اپنے پیغمبروں کی مدد کی اور وہی کامیاب ہوئے سو اب بھی اللہ کا رسول (ﷺ) ہی کامیاب ہوگا

وَ اِنَّ اِلْیَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۱۲۳﴾ اور بلاشبہ الیاس علیہ السلام بھی ہمارے پیغمبروں میں سے تھے اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۲۴﴾ جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ کیا تم اللہ سے نہیں ڈرتے؟ اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا وَّ تَذَرُوْنَ اَحْسَنَ الْخَالِقِیْنَ ﴿۱۲۵﴾ اللّٰهَ رَبَّكُمْ وَ رَبَّ اٰبَآىِٕكُمُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۱۲۶﴾ تم بعل بت کی پرستش کرتے ہو اور اُس اللہ کو چھوڑ بیٹھے ہو جو بہترین خالق ہے، وہ اللہ جو تمہارا بھی رب ہے اور تمہارے آباواجداد کا بھی رب ہے؟ فَكَذَّبُوْهُ فَاِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾ مگر انہوں نے الیاس علیہ السلام کی تکذیب کی، سو یقیناً وہ سزا کے لئے ہمارے سامنے پیش کئے جائیں گے اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِیْنَ ﴿۱۲۸﴾ سوائے ان برگزیدہ بندوں کے جو الیاس علیہ السلام پر ایمان لے آئے تھے وَ تَرَكْنَا عَلَیْهِ فِی الْاٰخِرِیْنَ ﴿۱۲۹﴾ سَلٰمٌ عَلٰۤى اِلْ یَاسِیْنَ ﴿۱۳۰﴾ ہم نے بعد میں آنے والی امتوں میں ان کا ذکر خیر برقرار رکھا کہ سلام ہو الیاس علیہ السلام پر اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۳۱﴾ بے شک ہم مخلص اور نیک لوگوں کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۳۲﴾ بلاشبہ وہ ہمارے حقیقی مومن بندوں میں

سے تھا وَ اِنَّ لُوْطًا لَّمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٣٣﴾ اور بلاشبہ لوط علیہ السلام بھی ہمارے
پیغمبروں میں سے تھے اِذْ نَجَّيْنٰهُ وَ اَهْلَهٗۤ اَجْمَعِيْنَ ﴿١٣٤﴾ اِلَّا عَجُوْزًا فِي
الْغٰبِرِيْنَ ﴿١٣٥﴾ ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿١٣٦﴾ جب ہم نے انہیں اور ان کے متعلقین
کو عذاب سے بچالیا سوائے ان کی بوڑھی بیوی جو پیچھے رہ جانے والوں کے ساتھ شامل
تھی ، پھر ہم نے باقی سب کو ہلاک کر ڈالا وَ اِنَّكُمْ لَتَمُرُّوْنَ عَلَيْهِمْ
مُّصْبِحِيْنَ ﴿١٣٧﴾ وَ بِالَّيْلِ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿١٣٨﴾ اور اے مکہ والوں ! تم لوگ شب
وروز قوم لوط کے کھنڈرات پر سے گزرتے ہو، پھر بھی تمہیں عقل نہیں آتی رکوع[۴]
وَ اِنَّ يُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٣٩﴾ اور بلاشبہ یونس علیہ السلام بھی ہمارے
پیغمبروں میں سے تھے اِذْ اَبَقَ اِلَى الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿١٤٠﴾ فَسَاهَمَ فَكَانَ
مِنَ الْمُدْحَضِيْنَ ﴿١٤١﴾ جب وہ اپنی قوم سے بھاگ کر ایک ایسی کشتی پر پہنچے جو بھری
ہوئی تھی ، پھر جب مجرم کو دریا میں پھینکنے کے لئے قرعہ اندازی ہوئی تو قرعہ میں انہی
کا نام نکلا اور وہی ملزم قرار پائے فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ وَ هُوَ مُلِيْمٌ ﴿١٤٢﴾ پھر مچھلی نے
انہیں ثابت نگل لیا اور وہ اپنے آپ کو ملامت کر رہے تھے فَلَوْلَاۤ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ
الْمُسَبِّحِيْنَ ﴿١٤٣﴾ لَلَبِثَ فِيْ بَطْنِهٖۤ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿١٤٤﴾ پھر اگر وہ اللہ کی تسبیح و
تقدیس کرنے والوں میں سے نہ ہوتے تو روز قیامت تک اس مچھلی کے پیٹ میں
پڑے رہتے فَنَبَذْنٰهُ بِالْعَرَآءِ وَ هُوَ سَقِيْمٌ ﴿١٤٥﴾ پھر ہم نے انہیں ایک کھلے
میدان میں ڈال دیا اور وہ اس وقت بہت ہی نڈھال ہو گئے تھے وَ اَنْۢبَتْنَا عَلَيْهِ
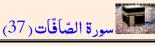
شَجَرَةً مِّنْ يَّقْطِيْنٍ ۝١٤٦ ہم نے ان کے پاس ایک بیل دار درخت اگا دیا وَ

اَرْسَلْنٰهُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ يَزِيْدُوْنَ ۝١٤٧ پھر ہم نے انہیں ایک لاکھ سے زیادہ

لوگوں کی طرف پیغمبر بنا کر بھیجا بالآخر انہیں معاف کر دیا اور دوبارہ اپنا رسول مقرر کر دیا

فَاٰمَنُوْا فَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ۝١٤٨ سو وہ لوگ یونس علیہ السلام پر ایمان لے آئے تو

ہم نے انہیں ایک مقررہ وقت تک زندگی کی نعمتوں سے فائدہ اٹھانے کی مہلت دے

دی